© rasailojaraid.com

شاہ بلیغ الدین صاحب

احترامِ آدمیت

حضرت صُہیب رومیؓ

کوہِ صفا کے دامن میں دو آدمی کھڑے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی نظر بچاکر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے — مشتبہ نظروں سے! ہر نظر ایک سوالیہ نشان تھی۔ کہ تم یہاں کہاں اور کیسے؟ دونوں کی منزل ایک ہی تھی۔ لیکن دونوں ایک دوسرے سے خائف تھے۔ بڑا بُرا وقت گذر رہا تھا۔ دونوں اس انتظار میں تھے کہ ایک وہاں سے ٹلے تو دوسرا اپنی منزل کی طرف آگے بڑھے۔ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی وہاں سے ٹلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ نظریں بچا بچا کر اس طرف دیکھ رہے تھے جو منزلِ مقصود تھی۔ اور دل ہی دل میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ آخر یہ انتظار کتنا لمبا کھنچتا طبقات اور اصابہ کی روایت ہے کہ ان میں سے ایک سے رہا نہ گیا۔ اس نے دوسرے سے پوچھا — تم یہاں کیوں آئے ہو؟ دونوں کی نظریں ایک ساتھ دارِ ارقمؓ کی طرف اُٹھیں جس میں ان دنوں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کرتے تھے۔ اسی آستانہ مبارک میں حاضری دینے کے لئے دونوں آئے تھے۔ احتیاط تو دیکھئے کہ اب بھی دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے دل کا بھید نہ بتایا۔ بات اصل میں یہ تھی کہ اس زمانے میں مسلمان ہونا موت سے جنگ کرنا تھا۔ کافر ہر دم ٹوہ میں لگے رہتے تھے۔ بہت سخت ظلم توڑتے تھے۔ اس لئے یہ رازداری تھی۔ خیر ایک نے پوچھ لیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ ———— میں یہاں کیوں آیا ہوں تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ دونوں ہی غلام تھے۔ اس لئے اور بھی زیادہ محتاط تھے۔ پہلے نے سوچا جو ہو سو ہو۔ انتظار کی اس کشمکش سے تو نجات پانا چاہئے اس لئے بولا: —

جناب! میں تو اس لئے آیا ہوں کہ دارِ ارقمؓ میں جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنوں!

یہ عمار بن یاسر تھے۔ ایمان اور اسلام کے لئے بڑی مصیبتیں انہوں نے اٹھائیں۔ یہ الفاظ حضرت عمار کی زبان سے نکل رہے تھے۔ اور دوسرا ایک ایک لفظ پر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ عمار کی بات ختم ہوئی تو وہ جھٹ سے بول پڑا ———— خوشا اے دوست! میں بھی اسی ارادے سے آیا ہوں! ——— یہ صہیب رومی تھے پھر دونوں مسافرِ راہِ محبت مل کر اندر گئے اور ساتھ ہی ایمان لے آئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسد الغابہ میں حضرت یحییٰ بن معین کی روایت ہے کہ حضرت عمارؓ کہتے تھے جب ہم لوگ ایمان لے آئے تو اس وقت صدیق اکبرؓ دو عورتیں اور پانچ غلام ایمان لا چکے تھے۔ بعض دوسری روایتوں کا ذکر اس روایت میں بھی ہے۔ حضرت مجاہد کا کہنا ہے پہلے سات مسلمانوں میں صہیب اور عمارؓ شامل ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ حضرت خدیجہ جو سب سے پہلے ایمان لائیں اور اسی دن ہی [illegible] ایمان لے آئیں۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روم کے رہنے والے تھے اس بستی میں لڑکپن ہی میں پکڑ کر غلام بنا لیے گئے ورنہ ان کے بزرگ تو اُبلہ کے حاکم تھے۔ ایک موقع پر حضور رسالت مآب نے ارشاد فرمایا کہ — صہیب روم کا پہلا پھل ہے۔ آپ پہلے رومی تھے جو مسلمان ہوئے۔ مسلمان ہوئے تو یہ عالم تھا کہ آزمائشوں میں گھر گئے اور جب سات آٹھ سال کی مسلسل آزمائشوں کے بعد ان سے نجات کا موقع آیا تو اور بھی بڑی آزمائش میں گھر گئے۔

ہجرت کا حکم آیا، ایک ایک دو دو کر کے مسلمان یثرب جا چکے تھے۔ حضرت صہیب انتظار میں رہے۔ خیال تھا حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ہجرت کریں گے۔ اس وقت تک حضورؐ نے ہجرت نہ کی تھی۔ پھر معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چلے گئے۔ اب حضرت صہیب نے بھی تیاری کی اور چل پڑے۔ مکہ سے ذرا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ کافروں نے گھیر لیا۔

ابو نعیم لکھتے ہیں حضرت صہیبؓ اپنے ساتھ ساری جمع پونجی اور کچھ سامان لیے جا رہے تھے۔ کافروں نے انہیں راستے میں روک لیا اور کہا — اچھا اب تم بھی چلے؟ حضرت صہیبؓ نے جواب دیا ہاں! انہوں نے کہا — یہ سامان کہاں سے لائے؟ جب آئے تھے — یہاں تم بالکل محتاج ہو کر — اپنی اوقات بھول گئے۔ ظاہر ہے یہ طنز اس لیے تھا کہ صہیب مکے میں غلاموں میں بکے تھے۔ ان کی کوئی حیثیت کچھ نہ تھی۔ جب ان کے مالک نے آزاد کر دیا تو انہوں نے محنت کر کے اپنی تجارت کو خوب بڑھایا اور خوب روپیہ کمایا۔ یہی نقد اور جنس اب وہ ساتھ لیے جا رہے تھے۔ کافروں نے کہا — لات و عزیٰ کی قسم یہ نہ ہو گا۔ [illegible] کہ حضرت صہیبؓ اپنی سواری سے اتر پڑے۔ ترکش سے کمان نکالی۔ [illegible] نکالا — چلے میں جوڑا، چلا کر بولے — خبردار! جو تم میں سے کوئی آگے بڑھا۔ تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے اچھا تیر انداز ہوں۔ تم آگے بڑھے نہیں اور میں نے تیر نشانہ بنایا۔ جب تک میرے ترکش میں ایک بھی تیر ہے میں دیکھوں تم میں کون بہادر ہے جو میرا سامان چھین سکتا ہے اور اس کے بعد دیکھو میرے پاس سے تلوار بھی ساتھ رہی ہے، جب تیر ختم ہو جائیں گے تو میں تلوار سنبھال لوں گا۔

کافروں میں آگے بڑھنے کی ہمت تو نہ رہی لیکن وہ مال چھوڑنے کو بھی تیار نہ تھے۔ سوال یہ تھا کہ جھگڑا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نکلنے لگا کیسے ہ بڑی رد و کد کے بعد طے پایا کہ ہجرت منظور ہے تو مال سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ خدا اور رسول کی محبت کا وزن بہت زیادہ تھا۔ آخر حضرت صہیبؓ نے سب کچھ چھوڑ دیا اور جسم کے کپڑوں سے یثرب کی طرف چلے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں قبا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام تھا۔

یہاں پہنچے تو حضرت صہیبؓ نے اپنی سرگذشت سنائی کہ تمام مال و دولت دے کر اپنی جان آپؐ کی خدمت کے لئے بچا لایا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری تجارت فائدہ مند رہی۔ سورہ بقرہ کی چند آیتیں اسی موقع پر نازل ہوئیں مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے اپنی جانیں بیچ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

حضرت صہیبؓ تاجر تھے حضور اکرمؐ بھی تجارت فرماتے تھے۔ استیعاب میں ہے اس لئے حضرت صہیبؓ اس وقت سے آپؐ کو جانتے تھے جب آپؐ نے نبوت کا بھی نہیں فرمایا تھا۔ زندگی کے آخری دنوں میں وہ زمانہ یاد کر کے بہت خوش ہوتے اور اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔

ستر برس کی عمر میں ۳۸ ہجری میں انتقال ہوا۔ بقیع کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ حضرت صہیبؓ صرف تین دن کے لئے خلیفہ بھی رہ چکے تھے۔ حضرت عمرؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کی نماز صہیبؓ پڑھائیں اور جب تک شوریٰ کسی کو خلیفہ نہ بنائے اس وقت تک یہی سب کو نماز پڑھائیں۔

انصار میں سے تین دن تک یہ فضیلت انہیں حاصل رہی۔ ایک ایسا شخص امام اور امیر المومنین رہا جو نہ قریشی تھا نہ انصاری، رومی تھا اور وہ بھی غلام۔ رنگ، نسل، حسب و نسب کے بتوں کو اسلام نے اس طرح توڑا کہ یہ امتیازات بے معنی ہو کر رہ گئے۔ احترام آدمیت کا یہ مقام دوسری قوموں نے آج بھی حاصل نہیں کیا۔

اسلام کا معرکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ٹنڈر نوٹس

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد کار ماہ
۱۔	خصوصی مرمت چھت زنانہ ارتھوپیڈک وارڈ ولیبر زنانہ آئی وارڈ اسٹور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	1,88,000/=	3760/=	2
۲۔	خصوصی مرمت متاثرہ حصے ای این ٹی اور آئی اپریشن تھیٹر پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	1,89,000/=	3,780/=	4½
۳۔	خصوصی مرمت ڈیمانسٹریشن روم، کمرہ ادویات ڈاکٹر روم اور مردانہ آئی وارڈ لیبارٹری پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ/لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	3,48000/=	6,960/=	3

۱۔ زیر دستخطی کو بالا کام کے لئے گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں

۲۔ تفصیلات کار زیر دستخطی کے دفتر سے ٹنڈر فارم کی تحریری طلبی پر بتائی جائیں گی۔

۳۔ مجوزہ ٹنڈر فارم پر ریٹ دئے جا سکتے ہیں جو کہ زیر دستخطی کے دفتر کی اکاؤنٹ سیکشن سے دستیاب ہیں۔

۴۔ درخواست کے ہمراہ انلیسٹمنٹ سارٹیفکیٹ۔ تجدیدی فیس رسید ۱۹۸۴ء - ۱۹۸۵ء کی تصدیق شدہ کاپی منسلک ہو۔

۵۔ ٹنڈر ۱۲ فروری ۱۹۸۵ء تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی دن ۱۲ بجے دوپہر کھولے جائیں گے۔

۶۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹنڈر کو منظور یا مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے

۷۔ زر ضمانت کی نقد صورت والے ٹنڈر قبول نہ ہوں گے۔

ڈین پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ
وایڈمنسٹریٹر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور

INF (P) 312

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com